بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡہِ اُنِیۡبُ ﴿۸۸﴾ [سورۂ ہود]

توفیق تو اللہ ہی سے ملے گی، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے

اور اُسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

حج وعمرہ کی دعائیں

حج وعمرہ کرنے والے افراد کے لیے بہترین تحفہ

انتخاب و ترتیب

محمد یونس ابن حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ

دُعا

تری عظمتوں سے ہوں بے خبر
یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری رہ گزر میں قدم قدم
کہیں عرش ہے کہیں طور ہے
یہ بجا ہے مالکِ بندگی
میری بندگی میں قصور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر
تیرا نام بھی تو غفور ہے
یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں
مجھے تجھ سے ملنا ضرور ہے
کہیں دل کی شرط نہ ڈالنا
ابھی دل نگاہوں سے دور ہے

◉ ہر دعا یقین اور استحضار کے ساتھ پڑھیں۔

◉ دعاؤں کا فائدہ فرائض کے اہتمام پر موقوف ہے، کوئی بھی نفل عمل فرائض کا بدل نہیں ہوسکتا، اس لئے تمام فرائض کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔

اے اللہ! اس کتاب کی اشاعت میں جن لوگوں نے جس اعتبار سے حصّہ لیا ہو، ان سب کو قبول فرما اور ان کی جائز مرادیں پوری فرما، آمین۔

ایک اہم نصیحت

روزانہ اس دُعا کو پڑھنے کا اہتمام کیجئے۔ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی ان شاءاللہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس دُعا کا پرنٹ نکال کر اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں میں اسے تقسیم بھی کر دیجئے۔ ہمیں نیکیاں ملیں گی اور ماں باپ کے لئے دُعا بھی ہوجائے گی۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ اٰمِیْن۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد "کتاب التوبہ" باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات) من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کتب اللہ لہ بکل مؤمن ومؤمنة حسنة

عرضِ مرتب

جولوگ عربی الفاظ میں مسنون دعائیں نہ پڑھ سکتے ہوں، ایسے لوگوں کے لئے مسنون دعاؤں کا ترجمہ پڑھ کر دعا مانگنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب ہوگا اور ان کو ان شاء اللہ اجر ثواب ضرور ملے گا۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم "اُدْعُوْنِیْ" (یعنی مجھ سے مانگو) پرعمل کر رہے ہیں اور دعا کا مضمون رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے کی وجہ سے جامع بھی ہے اور بے ادبی سے پاک بھی ہے۔ اس لئے جولوگ عربی پڑھ سکتے ہوں، لیکن معنی نہ جانتے ہوں ان کو بھی ترجمہ کبھی کبھی ضرور پڑھ لینا چاہیے تا کہ ان کومعلوم ہو جائے کہ وہ کیا مانگ رہے ہیں پھر یہ دعا حقیقی دعا مانگنا بنے گی۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد یونس پالنپوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۵۵﴾ [سورۃ الاعراف:۵۵]

ترجمہ: اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناً وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ [ریاض القرآن]

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیۡبِكَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّهِمِ
اَللّٰهُ اَکۡبَرُ کَبِیۡرًا وَّ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کَثِیۡرًا
وَّ سُبۡحَانَ اللّٰهِ بُکۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا

دُعاؤں کی قبولیت کی اہم ہدایات

① اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعاؤں سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں اور دُعا عبادت کا مغز ہے۔ [ترمذی شریف: جلد ۲ ، صفحہ ۱۷۵]

② دُعاؤں کی ابتدا و انتہا میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سرکارِ دوعالم ﷺ پر درود بھیجنا مسنون ہے۔[ترمذی شریف: جلد ۲، صفحہ ۱۹۷]
دُعاؤں کے درمیان میں بھی دُرود شریف پڑھنا مسنون ہے۔
[فضائل درود شریف: ۷۵]

③ قبولیت کے یقین اور نہایت یکسوئی اور انتہائی توجہ کے ساتھ دُعا کرنی چاہیے۔

④ دُعا میں خاکساری اور انکساری اور مظلومیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

⑤ بے توجہی اور غفلت اور اُکتاہٹ کے ساتھ دُعا قبول نہیں ہوتی، اس لئے دُعا مختصر اور جامع ہونی چاہیے۔

⑥ حرمین شریفین اور وہاں کے مخصوص مقامات میں دُعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

⑦ حجاجِ کرام اور عمرہ کرنے والوں کی دُعائیں عنداللہ زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ حاجیوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اور ان لوگوں کی بھی مغفرت کی جاتی ہے جن کے لئے حجاج کرام مغفرت کی دُعا کرتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد ۳ صفحہ ۳۱۱]

(۸) عربی الفاظ کی منقول دُعائیں زبانی یاد نہ ہوں تو مخصوص مقامات میں کتاب دیکھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

(۹) اگر عربی الفاظ کی منقول دُعائیں زبانی یا دیکھ کر پڑھنا بھی دشوار ہو تو اپنی مادری زبان میں اپنی دلی مرادیں مانگی جائیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مکہ اور مدینہ میں دُعائیں قبول ہونے کے تیس (۳۰) مقامات

مکہ معظّمہ میں اکیس (۲۱) مقامات ایسے ہیں جن میں دُعائیں قبول ہونا کتبِ فقہ اور سلفِ صالحین سے ثابت ہے اور مدینہ منورہ میں بھی بہت سے مقامات ایسے ہیں جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان میں سے ۹/ مقامات احقر نے یہاں پر ذکر کر دیے ہیں۔ ان مقامات میں دُعاؤں کا بہت زیادہ اہتمام رکھا جائے، وہ مقامات حسب ذیل ہیں:

(۱) دورانِ طواف۔ (۲) ملتزم پر۔

(۳) میزابِ رحمت کے نیچے۔

(۴) بیت اللہ کے اندر۔

(۵) زم زم کا پانی پیتے وقت۔
(۶) مقامِ ابراہیم کے پاس۔
(۷) صفاپہاڑی پر۔
(۸) مَروہ پہاڑی پر۔
(۹) صفا ومروہ کے درمیان سعی کے دوران۔
(۱۰) میدان عرفات میں۔
(۱۱) میدان مزدلفہ میں۔
(۱۲) میدان منٰی میں۔
(۱۳) رمی (شیطان کو کنکریاں مارنے) کے بعد جمرات کے پاس۔
(۱۴) بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت۔
(۱۵) حطیم کے اندر۔ [فتح القدیر: جلد ۲ صفحہ ۵۰۸]
(۱۶) رکنِ یمانی کے پاس۔
(۱۷) غارِ ثور میں۔
(۱۸) غارِ حراء میں۔
(۱۹) جس جگہ پر دارِ ارقم تھا۔
(۲۰) جس جگہ پر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان تھا۔
(۲۱) مقامِ مَدّعٰی میں۔ یہ مسجد حرام سے جنّتُ المُعلّٰی کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں واقع ہے۔ [غنیۃ المناسک: صفحہ ۶۵]

مدینہ منوّرہ کے متبرّک مقامات

(۲۲) مسجد نبوی میں رِیاضُ الجَنَّہ میں۔

(۲۳) اُسطوانۂ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس۔

(۲۴) اُسطونۂ ابو لُبابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس۔

(۲۵) محرابِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں۔

(۲۶) صُفّہ میں۔

(۲۷) مسجدِ فتح میں۔

(۲۸) مسجدِ قُبامیں۔

(۲۹) مسجدِ اِلقبلتَین میں۔

(۳۰) مسجدِ اِجابہ میں۔

ان مقامات میں اللہ تعالیٰ سے اہتمام کے ساتھ دنیاو آخرت کی مرادیں مانگنی چاہئے۔ اور غفلت سے کام نہ لینا چاہئے اور ان میں سے اکثر مقامات کی مخصوص دُعائیں، اس کتاب میں نقل کر دی گئی ہیں۔

سفر شروع کرنے کی دُعا

جو شخص سفر کے لئے گھر سے روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا، شیطان اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا اور ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ .

[ترمذی: جلد ۲/ ۱۸۱]

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر شروع کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی پر توکّل کرتا ہوں، معصیت سے حفاظت اور اطاعت پر قدرت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ.

[حصن حصین مترجم: ۱۷۹]

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کی مدد سے حوصلہ اور ہمت کر کے پہنچنے کا ارادہ کرتا ہوں، آپ ہی کی مدد سے معصیت سے بچتا ہوں، آپ ہی کی مدد سے سفر میں چلتا ہوں۔

ہوائی جہاز یا دیگر سواری پر سوار ہونے کی دعا

جب جہاز کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے یا ہوائی جہاز یا گاڑی یا کسی اور سواری پر سوار ہونے لگے تو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر یہ دُعا پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

[مسلم شریف: جلد ۱ صفحہ ۴۳۴؛ ترمذی شریف: جلد ۲ صفحہ ۱۸۳]

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے اختیار میں دیا ہے، اور ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے کے اہل نہیں تھے اور ہم صرف اپنے رب کے پاس لوٹنے والے ہیں۔

کسی منزل پر اُترنے کی دُعا

جب دورانِ سفر کسی جگہ ٹھہرنا چاہے تو یہ دُعا پڑھ کر ٹھہر جائے:

رَبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ۔ [سورۂ مؤمنون:۲۹؛ بحوالہ الحزاب الاعظم: صفحہ ۹]

ترجمہ: اے میرے رب! آپ مجھے اتاریے برکت کا اُتارنا اور آپ ہی بہتر اُتارنے والے ہیں۔ [ریاض القرآن]

سمندر کے اوپر سے گزرتے ہوئے ہوائی جہاز میں پڑھنے کی دُعا

جب ہوائی جہاز پرواز کر جائے اور پرواز کے دوران جب سمندر کے اوپر سے گزرے تو یہ دُعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۴۱﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ۖ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِهٖ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۷﴾

[سورۂ ہود: ۴۱، سورۂ زمر: ۶۷؛ بحوالہ حصن حصین: صفحہ ۱۷۴]

ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ اور لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے، اور زمین ساری اس کی مٹھی میں ہوگی، قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں، وہ پاک اور برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ [ریاض القرآن]

دورانِ سفر پڑھتے رہنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ۔ [مسلم: جلد ا ،صفحہ ۴۳۴؛ حصن حصین: صفحہ ۱۷۳؛مشکوۃ: جلد ا صفحہ ۲۱۳؛ترمذی: جلد ۲ صفحہ ۱۸۲]

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان کر دیجئے۔ اور اس کی درازی کو ہم پر سمیٹ دیجئے۔ اے اللہ! آپ ہی سفر میں ہمارے رفیق ہیں۔ اور آپ ہی ہمارے اہل وعیال کی دیکھ بھال کرنے والے

ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کے دربار میں سفر کی مشقّت سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور پناہ چاہتا ہوں بری حالت دیکھنے سے اور واپس آ کر گھر میں بچوں اور مال میں بری حالت دیکھنے سے۔

صرف حج کا احرام باندھتے وقت پڑھنے کی دُعا

جب صرف حج کا احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز احرام کی پڑھیں، اور پہلی رکعت میں سورۂ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد اگر یاد ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ [ہدایہ رشیدیہ: جلد۱، صفحہ ۲۱۶، زیلعی: جلد ۲ صفحہ ۹]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔

عمرہ یا حجِ تمتّع کے احرام کی دُعا

جب عمرہ کا احرام باندھنا ہو یا حجِ تمتّع کرنے کا ارادہ ہو تو اس طرح دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَ

تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ. [مراقی الفلاح: صفحہ ۴۰۲]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

نوٹ: جب مُتَمَتِّع ۸/ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لے گا تو حج کی دُعا پڑھے، جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

حج قِران کے احرام کی دُعا

جب حج قِران کرنے کا ارادہ ہو یعنی حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کرنے کا ارادہ ہو تو ان الفاظ میں دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ. [ہدایہ رشیدیہ: جلد۱، صفحہ ۲۳۷]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں حج وعمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، دونوں کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔

نوٹ: احرام کی نماز کے بعد متصلاً مذکورہ دُعا پڑھ کر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت سے وہ تمام اُمور حرام ہو جاتے ہیں، جن کا

احرام سے پہلے کرنا جائز تھا۔

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ. [مسلم: جلد ۱، صفحہ ۳۷۵]

ترجمہ: میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں بار بار حاضر ہوتا ہوں، تیرا کوئی ہمسر نہیں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ بیشک ہر تعریف اور ہر قسم کی نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَ دَمِيْ وَ عَظْمِيْ وَ بَشَرِيْ عَلَى النَّارِ، اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. [بالمعنی تبیین الحقائق: جلد ۲ صفحہ ۱۴ ؛ قاضی خاں: جلد ۱، صفحہ

۳۱۵؛ غنیۃ جدید : صفحہ ۹٦؛ قدیم :صفحہ ۵۰]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول پاک ﷺ کا حرم ہے۔ پس تو میرا گوشت، خون، ہڈی اور کھال کو جہنم پر حرام فرما۔ اے اللہ! اُس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی دُعا

جب مسجدِ حرام میں داخل ہونے لگے تو داہنا پاؤں آگے رکھے اور درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

[ترمذی: جلد ا، صفحہ ۷۱، قاضی خان: جلد ا، صفحہ ۳۱۵، حصن حصین: صفحہ ۱۱۳، غنیّۃ جدید: صفحہ ۹۷، قدیم: صفحہ ۵۱]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں۔ درود وسلام اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہو۔اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر کی دُعا

جب مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَبِرًّا. [ہکذا قاضی خاں: جلد ا، صفحہ ۳۱۵؛ احکام الحج: صفحہ ۴۳]

ترجمہ: اے اللہ! آپ سلام ہیں، اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت کو زیادہ کر دیجئے۔ اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے، اس کی تعظیم و تکریم اور شرف اور ثواب زیادہ کر دیجئے۔

نوٹ: اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھے، ورنہ اپنی مادری زبان میں اس کا مفہوم ادا کر کے مرادیں مانگے۔

سب سے پہلا کام : طواف

باہر سے آنے والے کے لئے مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام طواف کرنا ہے۔طواف شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

[بالمعنی قاضی خاں: جلدا صفحہ ۳۱۶]

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں طواف شروع کرتا ہوں ۔ اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ ہی کے لئے ہر تعریف ہے۔ اور درود و سلام اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہو، اے اللہ ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کے ایفاء اور تیرے نبی ﷺ کی سنّت کی اتباع کے لئے حجر اسود کو چومتا اور چھوتا ہوں۔

نوٹ: اگر یہ دعا نہ پڑھ سکے تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھ لینا کافی ہے۔

طواف کے ساتوں پھیروں کی الگ الگ دُعائیں

طواف شروع کرنے کے بعد ہر پھیرے کے لئے الگ الگ دُعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور ہم یہاں ہر پھیرے کی دُعا الگ الگ پیش کرتے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔ مگر یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ یہ سب دُعائیں حضور ﷺ سے غیر متعین طور پر ثابت تو ہیں لیکن اس ترتیب سے منقول نہیں، اس لئے ان کے علاوہ دوسری دُعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دُعا اسی طریقہ سے ثابت ہے جس طرح لکھی جارہی ہے۔

پہلے چکّر کی دُعا
طواف کے پہلے چکّر میں یہ دُعا پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (۱) وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا ؎

(۱) جو شخص طواف میں یہ دعا پڑھے گا، اس کے دس گناہ معاف اور اس کے لیے دس نیکیاں اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ [ابن ماجہ: صفحہ ۲۱۲]

بِكَ وَ تَصْدِيقًا بِكَلِمَاتِكَ وَ وَفَاءً بِعَهْدِكَ وَ اتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَ حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ [قاضی خاں: جلد۱، صفحہ ۳۱۶]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔

[حصن حصین: صفحہ ۲۲۲ ، منتخب شدہ]

ترجمہ: اللہ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اس کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچا نہیں جاسکتا، اور اللہ ہی کی مدد سے اطاعت پر قدرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے۔ حضور ﷺ پر درود وسلام نازل ہو۔ اے اللہ! ہم تجھ پر ایمان لانے کی حالت میں اور تیرے کلمات کی تصدیق کرنے اور تیرے عہد کا ایفاء کرنے اور تیرے نبی اور حبیب سیدنا محمد ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے ہم طواف کرتے ہیں۔

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اور

دین اور دنیا وآخرت میں دائمی درگزر اور حصولِ جنت اور جہنم سے نجات کے ساتھ کامیابی کی التجاء کرتا ہوں۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجرِاسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ[1]، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمایئے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۱۸/۲۔

دوسرے چکّر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. کہہ کر دوسرا چکر شروع کر دیں۔ اور دوسرے چکر میں یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ(۱)، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ(۲)، اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ(۳) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرا ہی گھر ہے۔ یہ حرم تیرا ہی حرمِ محترم ہے۔ اور

---

(۱) بالمعنی قاضی خاں: ۱/ ۳۱۵، زیلعی: ۲/ ۱۷۔
(۲) حصن حصین مترجم: ۱۹۳۔
(۳) حصن حصین مترجم: ۸۷۔

یہاں کا امن وامان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے، اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے۔ اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں، اور یہ مقام تیری مدد سے جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت کا ہے۔ پس ہمارے گوشت اور کھال کو جہنم پر حرام فرما دیجئے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما، اور ہمارے دلوں کو ایمان کے نور سے منوّر کردے۔ اور کفر وفسق اور معصیت سے ہمیں نفرت عطا فرما۔ اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ اے اللہ! مجھ کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا، اے اللہ! ہم کو بغیر حساب وکتاب کے جنت عطا فرما۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجرِاسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1]، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ

---

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۲/ ۱۸۔

يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ .

ترجمہ: اے اللہ !میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے ۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمائیے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

تیسرے چکّر کی دُعا

بِسْمِ اللهِ، اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. کہہ کر تیسرا چکّر شروع کر دیں۔ اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ(۱)، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (۲) .

(۱) تبیین الحقائق:۲/ ۱۷۔ (۲) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق:۲/ ۱۸۔

ترجمہ: اے اللہ ! میں تیرے دین اور احکام میں شک کرنے سے پناہ مانگتاہوں اور پناہ مانگتاہوں کسی کو تیرا ہمسر بنانے سے اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے سے اور نفاق سے، سوءِ اخلاق سے، بری چیز کے دیکھنے سے اور پناہ مانگتاہوں مال، اہل وعیال اور اولاد کی تبدیلی سے۔ اے اللہ ! میں قبر کے فتنہ سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں ، اور زندگی اور سکراتِ موت کی سختیوں سے پناہ مانگتاہوں اور دنیااور آخرت کی رسوائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔اس لئے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے ، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ(۱)، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ !میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی

---

(۱) قاضی خاں:۱/۳۱۶،زیلعی:۲/۱۷۔

چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے ۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمایئے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

چوتھے چکّر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. کہہ کر چوتھا چکّر شروع کر دیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ(۱) يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ(۲) وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ

(۱) تبیین الحقائق:۲/۱۷۔ (۲) ترمذی:۱/۱۰۹۔

النَّارِ (۱) رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ (۲) مِنْكَ بِخَيْرٍ. [کتاب المناسک:۳۹]

ترجمہ: اے اللہ! میرے اس حج کو حج مبرور اور حج مقبول بنادے۔ اور میری اس کوشش کو ٹھکانے پر لگا دے اور میرے گناہوں کی بخشش فرمادے، اور میرے اس عمل کومقبول ترین عمل صالح بنادے اور اس کوایسی تجارت بنادے جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو۔ اے دلوں کی باتوں کو جاننے والے۔ اے اللہ! مجھ کو تاریکی سے نکال کر اُجالے میں داخل فرما۔ اے اللہ! بیشک میں تیری رحمت کے حصول کے ذرائع اور تیری بخشش کے راستے اور ہر گناہ سے سلامتی کی التماس کرتا ہوں، اور ہر نیکی پر قائم رہنے اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی التماس کرتا ہوں۔ اے میرے رب! مجھے اس روزی پر قناعت عطا فرما جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے برکت عطا فرما، ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ اور تو خیر کے ساتھ میری ہر اُس چیز کا نگہبان بن جا جو مجھ سے غائب ہے۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا

(۱) حصن حصین مترجم:۳۲۱۔ (۲) حصن حصین:۱۸۰۔

حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ(۱)، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمائیے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

پانچویں چکّر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، کہہ کر پانچواں چکّر شروع کردیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۱۸/۲۔

ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ[1] وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ
وَ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً
مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا[2]، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ.[3]

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعِيْمَهَا وَ مَا
يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّ

---

(۱) زیلعی: ۲/ ۱۷۔ (۲) زیلعی: ۲/ ۱۷۔ (۳) ترمذی: ۲/ ۱۹۲۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ.[1]

ترجمہ: اے اللہ! جس دن تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، اُس دن مجھے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرما اور تیری ذات کے علاوہ کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے اور مجھ کو اپنے نبی سیدنا محمد ﷺ کے حوض سے سیراب کرا دے۔ ایسا خوش ذائقہ پانی پلا دے کہ جس سے پھر اَبد الآباد تک پیاس نہ لگے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اُس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے سوال کیا تھا۔ اور میں ہر اُس چیز کے شر سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اور تو ہی مددگار اور تو ہی کافی ہے۔ اور اللہ کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت اور طاعت پر قدرت نہیں ہوسکتی۔ اے اللہ! بیشک میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو قول وفعل وعمل میں مجھ کو جنت تک پہنچا دے اور میں جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور قول، فعل، عمل میں سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو جہنم سے قریب کرسکتی ہے۔

---

(۱) وبعضہ فی الحزب الاعظم، ۶۰، حصن حصین: ۳۲۰

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱]، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمائیے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

---

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۱۸/۲۔

چھٹے چکّر کی دُعا

بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ کہہ کر چھٹا چکّر شروع کردیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ وَ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ يَااَللّٰهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.[۱]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تیرے میرے اوپر بے شمار حقوق ہیں جو تیرے اور میرے درمیان میں ہیں۔ اور بے شمار حقوق میرے اور

---

(۱) کتاب المناسک: ۴۵۔

تیری مخلوق کے درمیان میں ہیں۔ اے اللہ! ان میں سے جو حقوق تیرے ہیں جو مجھ سے ادا ہونے سے رہ گئے ہیں تو اُنہیں معاف فرمادے اور جو تیری مخلوق کے ہیں اُن کو اپنی مخلوق سے بخشوانے کی ذمہ داری لے لے۔ اور مجھ کو حلال کمائی کی توفیق عطا فرما اور حرام سے حفاظت فرما۔ اے اللہ! اپنی طاعت کے ذریعہ سے معصیت سے حفاظت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ سے غیروں کے دست نگر بننے اور احسان مند ہونے سے میری حفاظت فرما۔ اے بہت زیادہ بخشنے والے، اے اللہ! بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات کرم والی ہے۔ اے اللہ! تو بڑا بردبار اور کرم والا اور عظمت والا ہے، درگزر کرنے کو تو پسند فرماتا ہے، لہٰذا میری خطاؤں کو درگزر فرمادے۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱)،

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۱۸/۲]

وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمایئے۔ تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

ساتویں چکّر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، کہہ کر چھٹا چکّر شروع کر دیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ حَلَالًا طَيِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ. (۱)

ترجمہ: اے اللہ ! بیشک میں آپ سے ایمان کامل اور سچا یقین اور وسیع ترین رزق کا سوال کرتا ہوں اور خشوع کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور پاک حلال کمائی اور سچی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور موت کے وقت سکراتِ موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب و کتاب کے وقت عفوو درگزر اور معافی اور حصولِ جنت کے ساتھ کامیابی اور تیری رحمت سے جہنم سے نجات چاہتا ہوں۔ اے بڑے غالب اور بڑی بخشش کرنے والے، اے میرے رب! مجھ کو علم نافع کی زیادتی عطا فرما اور مجھ کو آخرت میں نیک لوگوں کے زمرے میں شامل فرما۔

ہدایت: یہ دعا رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کردیں۔ اس لئے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعا حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

(۱) کتاب المناسک: ۴۹۔

حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱]، وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، يَاعَزِيْزُ يَاغَفَّارُ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ !میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمایئے۔تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز

طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقامِ ابراہیم پر پہنچے۔ اور وہاں پہنچ کر یہ آیت پڑھے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى. ترجمہ:اور حکم دیا کہ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو۔

[سورۂ بقرہ:۱۲۵؛ ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۸ ، مکتبہ تھانوی، صفحہ ۲۱۲؛ مسلم شریف: جلد ۱ صفحہ ؛ حصن حصین: صفحہ ۱۸۰]

یہ آیت پڑھ کر پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعت صلاةِ طواف پڑھے۔ بشرطیکہ وہاں پر جگہ خالی ہو اور طواف کرنے والوں کے درمیان اور لوگوں کی بھیڑ میں وہاں پر نماز کی نیت باندھنا جائز نہیں۔ بجائے ثواب کے گناہ کا خطرہ ہے۔

---

(۱) ابن ماجہ شریف: صفحہ ۲۱۲، مکتبہ تھانوی، تبیین الحقائق: ۱۸/۲۔

صلاۃِ طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر دُعائے آدم علیہ السلام

شکرانہ دُورکعت صلاۃِ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر جاکر دُعائے آدم علیہ السلام پڑھے اور دُعائے آدم علیہ السلام کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ [کچھ فرق کے ساتھ حوالے: تبیین الحقائق: ۲/۲۰، فتح القدیر: ۲/۴۵۷، فتح القدیر زکریا: ۲/۴۶۸، شامی کراچی: ۲/۴۹۹، تقریرات رافعی: ۲/۱۶۰]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے ظاہری اور باطنی حالات کو خوب جانتا ہے، میرا عذر قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، لہٰذا میری

طلب پوری فرما، اور تو میرے دل کی بات جانتا ہے، میرے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ! بیشک میں تجھ سے ایمانِ راسخ اور یقینِ صادق کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے حتیٰ کہ میں جان لوں کہ مجھ کو صرف اتنی مقدار پہنچ سکتی ہے جتنا تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور میں تجھ سے اس چیز پر رضامندی طلب کرتا ہوں جتنا تو نے میرے لئے مقدر کر رکھا ہے۔

نوٹ: جو شخص صلاۃِ طواف کے بعد مذکورہ دُعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور اس کی تمام پریشانی دور کر دے گا اور اس پر کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی ۔ اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی۔ [تبیین الحقائق: جلد ۲ صفحہ ۲۰]

مُلتَزَم پر پڑھنے کی دُعا

مقام ابراہیم علیہ السلام پر مذکورہ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد ملتزم پر آئے۔ اور ملتزم: خانۂ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کا درمیانی حصہ ہے۔ اور اس جگہ دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اور ملتزم پر ان الفاظ سے دُعائیں مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّ هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لَهٗ

فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

[مراقی الفلاح: ۴۰۱، تبیین الحقائق: ۲/ ۳۷]

ترجمہ: اے اللہ! بے شک یہ تیرا وہ گھر ہے، جس کو تو نے تمام عالم کے لیے مبارک اور ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے اس کے حج کے لیے ہدایت دی ہے، اسی طرح میری طرف سے قبول فرما۔ اور میرے لیے سفر کو محترم گھر کا آخری سفر نہ بنا اور دوبارہ لوٹ کر آنا نصیب فرما، یہاں تک کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ یا ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے میری دعا قبول فرما۔

میزابِ رحمت کے نیچے پڑھنے کی دعا

میزابِ رحمت یعنی بیت اللہ شریف کے پرنالے کے نیچے دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں، مگر اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دھکّا مکّی سے بچتا رہے۔ اگر وہاں دعا کرنا ممکن ہو تو وہاں کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَزُوْلُ وَ يَقِيْنًا

لَّا يَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَاَسْقِنِيْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا. [تبیین الحقائق: ۲/۱۷]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو کبھی زائل نہ ہو، اور ایسے یقین کا طالب ہوں جو کبھی ختم نہ ہو، اور تیرے نبی محمد ﷺ کی مرافقت اور معیت کا طالب ہوں۔ اے اللہ! مجھے اُس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما، جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اور محمد ﷺ کے پیالہ سے ایسا شربت پلادے کہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوں۔

آبِ زم زم پینے کی دُعا

ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد زم زم کے کنویں پر پہنچے اور آب زم زم پیتے وقت ان الفاظ سے دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

وَّشِفَاءً امِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

[حصن حصین مترجم: ۱۸۹، قاضی خاں: ۱/۳۱۹ ، زیلعی: ۲/۳۷]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علمِ نافع اور رزقِ واسع اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

سعی بین الصفا والمروہ کے لئے مسجد حرام سے نکلنے کی دُعا

زمزم سے فراغت کے بعد حجرِ اسود کا استلام کرے، اس کے بعد سعی بین الصفاوالمروہ کے لئے صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائے اور مسجدِ حرام سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ.

[غنیۃ الناسک: ۶۸، بالمعنی ترمذی: ۱/۷۱]

ترجمہ: اللہ کے نام سے مسجد حرام سے نکلتا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے۔

صفا پر چڑھنے کی دُعا

مسجدِ حرام سے نکلنے کے بعد صفا کی چڑھائی پر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ، اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.

[غنیۃ الناسک: ۶۸، مسلم شریف بالمعنیٰ: ۱/۳۹۵]

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر وہاں سے شروع کرتا ہوں، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے۔ بیشک صفا و مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دُعا

جب صفا پہاڑی پر کھڑے ہو جائیں تو بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ کر اللہ سے دُعا مانگیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ،

اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ. [مسلم شریف: ۱/ ۳۹۵، غنیۃ الناسک: ۶۹]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اس کے لئے ملک ہے، اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ تنہا اس نے ہجوم کے ساتھ آنے والے لشکروں کو شکست دی ہے۔

نوٹ: یہی دعاء مَروہ پر بھی اسی طریقہ سے پڑھے جس طرح صفا پر پڑھی گئی تھی۔ اور یہ دُعا میلین اخضرین سے پہلے پہلے ختم کردے۔

میلینِ اخضرین کے درمیان پڑھنے کی دُعا

جب سعی کرتے ہوئے میلین اخضرین یعنی ہرے ستونوں کے پاس پہنچے تو یہ دُعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ. [ہٰکذا قاضی خاں: ۱/ ۱۷۳، زیلعی: ۲/ ۲۰]

ترجمہ: اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میرے ان گناہوں کو درگزر فرما جو تیرے علم میں ہیں، بیشک تو ہی سب پر غالب اور زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

میلین اخضرین کے بعد مروہ کی طرف چلتے ہوئے پڑھنے کی دُعا

میلین اخضرین سے تجاوز کر کے جب مروہ کی طرف آگے بڑھے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ اَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ [تبیین الحقائق: ۲۰/۲، قاضی خاں: ۳۱۷/۱]

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو محمد ﷺ کی سنت کا پابند بنادے۔ اور مجھے اُنہیں کے دین پر موت عطا فرما۔ اور ہر گمراہ کن فتنوں سے اپنی رحمت کے ذریعہ سے میری حفاظت فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! مجھے اپنی رحمت سے نواز۔

نوٹ: پھر میلین اخضرین کے بعد مروہ تک آنے جانے میں یہی پڑھتا رہے۔ اور اگر کسی کو کوئی بھی دُعا یاد نہیں ہے تو وہ اپنی مادری زبان میں جو بھی دُعائیں یاد ہوں، اُن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگتا رہے۔ نیز مذکورہ دُعائیں جس طرح صفا پر پڑھی گئی تھیں، اسی

طرح مَروہ پر بھی پڑھیں۔

مسئلہ: میلین اخضرین (ہرے رنگ کی لائٹ) کے درمیان دوڑ کر چلیں، مگر صفا سے اپنی رفتار پر چلتے ہوئے اُتریں۔ اور پھر میلین اخضرین کے بعد مَروہ تک اپنی ہیئت پر چلیں اور میلین اخضرین کے درمیان ہر چکر میں مَردوں کو دوڑنے کا حکم ہے، عورتوں کو نہیں۔

۹ر ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی کی دُعا

۹ر ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ میں فجر کی نماز پڑھ کر جب سورج طلوع ہو جائے تو عرفات کے لئے روانہ ہو جائے۔ اور روانہ ہوتے ہوئے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ وَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِىْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّىْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِىْ وَلَا تُخَيِّبْنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِىْ سَفَرِىْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِىْ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

[زیلعی: ۲/ ۲۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تیری ذات کا ارادہ رکھتا ہوں، لہٰذا میرے گناہ معاف فرما اور میرے حج کو قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو نامُراد نہ بنا اور میرے سفر میں برکت عطا فرما۔ اور میدان عرفات میں میری حاجت پوری فرما۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

نوٹ: اس دُعا کو پڑھ کر روانہ ہو جائے اور راستہ میں تلبیہ کثرت سے پڑھے اور تکبیر، تہلیل، تسبیح، تحمید اور درود و سلام پڑھتے ہوئے عرفات پہنچ جائیں اور درمیان میں بار بار تلبیہ پڑھتا رہے۔

عرفات میں داخل ہونے کی دُعا

جب میدان عرفات کے قریب پہنچ جائے اور جبلِ رحمت پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ وَجْهَكَ اَرَدْتُّ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ وَ اَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ وَجِّهْ لِیَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ.

[زیلعی: ۲/ ۲۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور تجھ پر ہی توکّل کرتا ہوں اور تیری ذات کا ارادہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما اور میری طلب اور میری مراد مجھے عطا فرما۔ ہر قسم کی خیر میرے لئے اس طرف متوجہ فرمادے جدھر میں متوجہ ہوتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے، ہر تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

عرفات میں سب سے افضل ترین دُعا

میدان عرفات میں سب سے افضل اور بہتر دُعا، دُعائے توحید ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے میدانِ عرفات میں دُعائیں کی ہیں ان میں سب سے افضل ترین دُعا، دُعائے توحید ہے۔ اور دُعائے توحید کے الفاظ یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

[غنیۃ: ۸۳، حصن حصین: ۱۸۴، ترمذی: ۲/۱۹۹، زیلعی: ۲/۲۵]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اُس کے لئے ملک ہے اور اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

نوٹ:اس دُعا کو پڑھ کر اللہ سے جو بھی مرادیں مانگی جائیں، ان شاء اللہ قبول ہو جائیں گی۔ اور میدان عرفات میں ذکر اور دعاؤں کے درمیان میں تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔ اگر ممکن ہو تو مذکور دُعا کو عرفات میں سو(۱۰۰) مرتبہ پڑھے۔

میدانِ عرفات میں بکثرت پڑھنے کی دُعا

میدانِ عرفات میں دُعائیں بہت کثرت سے کرنی چاہئے۔ کیوں کہ عرفات کی دُعا بہت مقبول اور افضل ہوتی ہے۔ اور میدانِ عرفات میں حضور ﷺ کا حسب ذیل دُعا بھی کثرت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ.

[غنیۃ الناسک:۸۳ ، حصن حصین : ۱۸۳]

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو نور سے بھر دے، اور میرے کانوں کو نور سے بھر دے ۔ اور میری آنکھوں کو نور سے بھر دے۔ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور دنیاو آخرت میں میرے ہر کام کو آسان فرمادے ۔ اے اللہ! میں تجھ سے دل کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کام کی پراگندگی اور پریشانی سے پناہ مانگتا ہوں ۔ اور قبر کے فتنے اور آزمائش سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تیرے دربار میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو رات میں داخل ہو اور اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو دن میں داخل ہو اور ہر اُس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کو ہوا اپنے ساتھ لے آتی ہو اور زمانہ کی ہلاکت کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

عرفات میں ظہر وعصر کی نماز کے بعد وقوف کے شروع میں پڑھنے کی دُعا

اور عرفات میں ظہر وعصر دونوں نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور ان دونوں نمازوں کے بعدنفل پڑھنا مکروہ ہے ۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فوراً ذکر وتلاوت، دُعا وغیرہ میں مشغول ہونے کے لئے وقوف کریں۔ اور وقوف کی ابتدا میں یہ دُعا پڑھیں:

لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ نَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی۔

[غنیۃ:۸۳، حصن حصین: ۱۸۴]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں، بیشک اصلی بھلائی آخرت کی بھلائی ہے۔ اور زندگی نہیں ہے مگر آخرت کی زندگی اصلی زندگی ہے۔ اے اللہ! تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت عطافرما۔ اور اپنی پرہیزگاری سے مجھے پاک وصاف فرما۔ اور دنیاو آخرت میں میری مغفرت فرما۔

عرفات میں شام کو پڑھنے کی دُعا

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کی شام کو کثرت کے ساتھ جو دُعا پڑھی ہے وہ حسب ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ، اَللّٰھُمَّ

اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ . [غنیۃ:۸۳]

ترجمہ: اے اللہ! ہر تعریف تیرے لئے ایسی ہے جیسی تو نے کی ہے۔ اور بھلائی تیرے لئے ہے اُن چیزوں میں سے جو ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ! میری نماز، میری قربانی و مناسک اور میری زندگی اور موت تیرے واسطے ہے، اور تیرے ہی پاس میری پناہ گاہ ہے۔ اور تیرے لئے ہے، اے میرے رب! میرا پراگندہ ہونا۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دل کے وسوسہ سے پناہ چاہتا ہوں اور کام کے انتشار اور پراگندگی کی پریشانی سے پناہ چاہتا ہوں۔

نوٹ: عرفات میں دُعا مانگنے کے لئے جتنی دُعائیں منقول ہیں، وہ بہت کثیر تعداد میں ہیں۔ اور بہت لمبی لمبی دُعائیں ہیں، ان میں سے چھانٹ چھانٹ کر مذکورہ چار دُعائیں ہم نے یہاں لکھ دی ہیں۔ اور یہ دُعائیں مختصر بھی ہیں اور جامع بھی ہیں۔ ان دُعاؤں کے ساتھ دُعا کرنے سے ان شاء اللہ بہت جلد قبول ہو جائے گی۔

عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے راستہ کی دُعا

عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے راستہ میں بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں، اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. یہ کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں، اور اس کے

ساتھ یہ دُعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ وَ اِلَيْكَ رَغِبْتُ وَ مِنْ سَخَطِكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَ اَعْظِمْ اَجْرِيْ وَ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَ ارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَ اسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ، يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

[ہٰکذا زیلعی: ۲/۳۰، ومعنا فی قاضی خاں: ۱/۳۱۸]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں۔ اور تیری طرف چلتا ہوں اور تیرے عذاب سے خوف زدہ ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے مناسک حج کو قبول فرما اور عظیم ترین ثواب عطا فرما اور میری توبہ قبول فرما۔ اور میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔ اور میری دُعا قبول فرما اور میری مراد اور طلب عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین!

مُزدَلِفہ کی دُعا

نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ کی رات ہے۔ اس رات کی فضلیت شبِ قدر سے کم نہیں ہے۔ تمام رات جاگتے

رہنا، نماز، تلاوت اور دُعا میں مصروف رہنا بڑی خوش قسمتی ہے۔
اور مزدلفہ کی رات میں یہ دُعا بھی کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَ اَنْ تُصْرِفَ عَنِّی السُّوْءَ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ غَيْرُكَ وَلَا يَجُوْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ. [هكذا زيلعي اختصارًا: ۲/۲۷]

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اس مقدّس مقام میں تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا مجموعہ عطا فرما۔ اور مجھ سے ہر قسم کی برائیوں کو دور فرما، بیشک تیرے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کرسکتا۔ اور نہ تیرے سوا کوئی دوسرا اس بھلائی کی بخشش کرسکتا ہے۔

نوٹ: مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھ کر وقوف شروع کردیں۔ اور اس میں اللہ سے دُعائیں مانگیں۔ اور گریہ وزاری کرتے رہیں۔ اور سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔

مزدلفہ میں وقوف کی دُعا

جب مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے وقوف کیا جائے تو دورانِ وقوف یہ دُعا پڑھنا بہت بڑے اجر کا باعث ہے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِيَّةَ وَ السَّلَامَ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. [مفہومہ قاضی خاں: ۱/ ۳۱۸، وہکذا زیلعی: ۲/ ۲۷، اختصارًا]

ترجمہ: اے اللہ! مشعرِ حرام کے طفیل سے اور بیتِ حرام کے طفیل سے اور حرمت والے مہینوں کے طفیل سے اور رکنِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے طفیل سے حضرت محمد ﷺ کی رُوح کو ہماری طرف سے درود وسلام کا تحفہ پہنچادے۔ اور ہم کو سلامتی کے گھر میں داخل فرما۔ یعنی جنت کا اعلیٰ مقام ہم کو عطا فرما۔ اے عظمت والے اور کرم والے! ہماری مرادیں پوری فرما۔

نوٹ: مزدلفہ سے ستّر (۷۰) کنکریاں لے کر چلیں، جو منیٰ میں جمرات کی رمی کرنے میں کام آئیں گی۔ اور ستّر (۷۰) اس لئے لینا

ہے کہ اگر تیرہویں تاریخ کو بھی رمی کرنا پڑے تو کل ستر (۷۰) کنکریاں ہو جائیں گی۔

بطنِ مُحسّر سے گزرنے کی دُعا

جب مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے تو راستہ میں وادیٔ محسّر پڑے گی۔ یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان کچھ نشیبی علاقہ ہے، یہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا، یہاں سے استغفار پڑھتے ہوئے اور یہ دُعا پڑھتے ہوئے گزرنا چاہیئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

[کتاب المناسک: ۲۶، مسنون ومقبول دُعائیں: ۱۲۲]

ترجمہ: اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ذریعہ سے ہلاک نہ فرما۔ اور نہ اپنے عذاب کے ذریعہ ہلاک فرما۔ اور اس سے پہلے ہم کو معاف فرما۔

منیٰ پہنچنے کے بعد پڑھنے کی دُعا

جب مزدلفہ سے منیٰ کو پہنچ جائیں تو جمرات تک پہنچنے سے پہلے پہلے بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔ اور تکبیر و تہلیل اور استغفار بھی کرتے رہیں:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى قَدْ اَتَيْتُهَا وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ، اَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَائِكَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. [کتاب الحج: ۱۳۷، بالمعنی قاضی خاں: ۱/۳۱۷]

ترجمہ: اے اللہ! یہ مقام منٰی ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا بندہ زادہ ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے اوپر ایسا احسان فرما جیسا کہ تو نے اپنے اولیاء اور نیک بندوں پر فرمایا ہے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم والے!

جمرات پر کنکریاں مارنے کی دُعا

یومُ النَّحر میں جمرۂ عقَبَہ کی رمی کرتے وقت پہلی کنکری کے ساتھ تلبیہ ختم کر دینا چاہیے۔ اور ہر کنکری کے ساتھ یہ دُعا پڑھتے رہیں:

بِسْمِ اللهِ، اَللهُ اَكْبَرُ، رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَ رِضًى لِّلرَّحْمٰنِ. [معلم الحجاج: ۱۷۰]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شیطان کو کنکری مارتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ کنکریاں میں شیطان کا منھ کالا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے مار رہا ہوں۔

نوٹ: اسی طرح تینوں دن کی رمی میں ہر کنکری کے ساتھ یہ دُعا پڑھتے جائیں۔

جمرات کی رمی کے بعد دُعا

ہر جمرہ کی رمی کے بعد دُعا مانگنا بہت مقبول ہے، جن مقامات میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جمرات کی رمی کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی جائے اور یہ دُعا بھی پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا. [قاضی خاں علی الہندیہ: ۳۱۸/۱، ہکذا زیلعی: ۳۰/۲]

ترجمہ: اے اللہ! اس کو میرے لئے حِج مبرور بنادے اور میرے گناہ معاف فرما۔ اور میری کوشش کو قبول فرما۔

قربانی کی دُعا

پہلے بڑے شیطان کو کنکری مارنے کے بعد یعنی رمیٔ جمار میں خدا کے حکم کی تعمیل کے بعد قربان گاہ پہنچ جائے۔ اور قربانی کرنے کے لئے صرف بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا کافی ہے۔ لیکن اگر کسی کو یاد ہو تو جانور کو لٹاتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَ جْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ.

[قاضی خاں علی الہندیہ: ۱/۳۱۹، مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۲۸]

ترجمہ: میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس کی طرف کرلیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز اور میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے خاطر ہے، جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

حلق کی دُعا

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد سر منڈا کر احرام کھول دینا ہے اور سر منڈاتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ نَفْسِیْ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اجْعَلْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْهَا نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.

[قاضی خاں: ۱/۳۱۹]

ترجمہ: اے اللہ! میرے اندر برکت عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما۔ اور سر کے ان بالوں میں سے ہر بال کے عوض میں میرے لئے قیامت کے دن ایک نور عطا فرما۔

مکہ معظّمہ کے قبرستان جَنَّۃُ الْمُعَلّٰی کی زیارت کی دُعا

مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنّت البقیع کے بعد دُنیا کے تمام قبرستانوں میں سب سے افضل ترین قبرستان مکہ معظّمہ میں جَنَّۃُ الْمُعَلّٰی کا قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں ہزاروں نفوسِ قُدسیہ مدفون ہیں۔ سیّدۃ النساء حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ جب اس کی زیارت کے لئے پہنچے تو ان الفاظ سے سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ [حصن حصین: ۲۵۴، ابو داوٗد شریف: ۲/ ۴۶۲؛ مسند احمد بن حنبل: ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۸۸۶۵]

ترجمہ: اے مؤمن قوم کی بستی کے رہنے والو! تم پر سلام ہو۔ اور بیشک ہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔

نوٹ: اس کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کے شروع کی آیات اور آیۃ الکرسی وغیرہ جو بھی یاد ہو اس کے ذریعہ سے ایصال ثواب کر دیں۔

ہر مُتَبَرَّک مقام پر پڑھنے کی دُعا

دوران سفر جب بھی کسی متبرک مقام پر پہنچیں تو اس دُعا کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی مرادیں پوری فرمائیں گے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہماری عبادت قبول فرما اور ہم کو برائی سے عافیت عطا فرما۔ اور ہماری خطائیں معاف فرما۔ ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں دنیا سے اُٹھالیجئے اور اسلام کی حالت میں دنیا میں زندہ رکھئے اور ہم کو اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دیجئے۔

صبح و شام کی دُعا

روزانہ صبح و شام جو شخص حسب ذیل دُعا پڑھے گا وہ ہر قسم کی نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اگر صبح کو تین مرتبہ پڑھے گا تو دن بھر کے لئے محفوظ رہے گا۔ اور اگر شام کو تین مرتبہ پڑھے گا تو پوری رات کے لئے محفوظ رہے گا۔ دُعا کے الفاظ یہ ہیں:

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ [ترمذی: ۱۷۶/۲]

ترجمہ: اس اللہ کے نام سے (میں صبح کرتا ہوں یا شام کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ روئے زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ آسمان میں کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے۔ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دشمن یا خطرات سے حفاظت کی دُعا

جب کسی وقت دشمن سے ناگہانی حملہ یا نقصان کا خطرہ ہو تو یہ دُعا پڑھئے تو اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔ [حصن حصین مترجم: ۱۹۲]

ترجمہ: اے اللہ! بے شک ہم آپ کو اُن کے مقابل میں سپرد کرتے ہیں اور اُن کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

دِن اور رات میں پڑھنے کی دُعا "سیِّدُ الاِستغفار"

جو شخص "سید الاستغفار" کو ایک مرتبہ دِن میں یا رات میں کامل یقین کے ساتھ پڑھے گا تو اگر وہ اُس دن میں یا رات میں

وفات پاجائے گا تو ضرور جنّتی ہو گا۔ دُعا کی اس فضیلت کی وجہ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا نام "سید الاستغفار" رکھا ہے۔

[بخاری شریف: ۲/ ۹۳۳]

دُعا کے الفاظ یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

[بخاری شریف: ج ۲ / ۹۳۳]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی کوشش و استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اور میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں، ان تمام اُمور کے شر سے جو میں نے کئے ہیں، میں تیری اُن نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر نازل فرمائی ہیں۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو میرے گناہ بخش دے، اس لئے کہ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

مکہ معظّمہ سے واپسی کی دُعا

آفاقی حاجی پر مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت ایک الوداعی طواف کرنا واجب ہے۔ اور طواف کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حجرا سود کو بوسہ دے۔ اس کے بعد کعبۃ اللہ کی جدائی پر افسوس وحسرت کے ساتھ جس طرح ہو سکے خوب گڑگڑا کر روئے۔ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے اور حسرت کی نگاہ سے بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہوا اور روتا ہوا مسجد حرام سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ(۱)، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ [مسلم شریف: ۱/۴۳۵، المسالک فی مناسک: ۱/۶۳۰]

(۱) قاضی خاں علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۳۱۹۔

ترجمہ: اے اللہ ! میرے اس سفر کو اپنے محترم گھر کا آخری سفر نہ بنا۔ اور میرے لئے دوبارہ لوٹ کر آنا مقدر فرما۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ، اس کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔ ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں ، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اس کی رحمت کا قصد کرنے والے ہیں ، اللہ نے اپنے وعدہ کو سچا کر کے دکھایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس نے تنِ تنہا محمد ﷺ کے ان دشمنوں کو شکست دی جو ہجوم کے ساتھ لشکر لے کر آئے تھے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا .

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زیارتِ مدینہ منوّرہ

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا ﴿ؕ۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا ۫..... الاٰیة [سورۂ فتح: ۲۸-۲۹]

ترجمہ: اور اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے، اور (اس کی) گواہی دینے کے لیے اللہ کافی ہے ﴿۲۸﴾ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت (اور) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں، تم انھیں دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں ہیں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ [ریاض القرآن]

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

روضۂ اطہر کی زیارت کی فضیلت

حج سے فراغت کے بعد سب سے افضل اور بڑی سعادت سید المرسلین خاتم النبین رحمۃ للعالمین رسول اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت ہے۔ کوئی بھی صاحبِ ایمان ایسا نہیں کرسکتا کہ دیارِ اقدس میں پہنچنے کے بعد روضۂ اقدس کی زیارت سے محروم واپس آجائے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ارشاد فرمایا: جو شخص میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔(۱)

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کو جائے اور پھر میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو اس کی فضیلت ایسی ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔(۲)

[مشکوٰۃ شریف:۱/۲۴۱،وفاالوفاء باخبارِ دار المصطفٰی:۴/۱۳۴ مستفاد غنیۃ الناسک:۲۰۱]

---

(۱) من زار قبری وجبت له شفاعتی. الحديث [شعب الایمان: ۳/۴۹۰، حدیث: ۴۱۵۹، المسالک فی المناسک: ۲۱۰۶۱] (۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی ﷺ قال من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی. الحديث.[المعجم الاوسط: ۱/۹۵، حدیث: ۲۸۷، مشکاۃ شریف: ۱/۴۲۱، السنن الکبری للبیهقی: ۸/۴۴، حدیث: ۱۰۴۰۹]

مدینہ منوّرہ کا سفر

جب مکہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ کے لئے روانہ ہو جائے تو راستہ میں کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھتا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اسی میں مستغرق اور منہمک ہو جائے اور راستہ میں مسجد حرام سے سولہ (۱۶) کلو میٹر کے فاصلہ پر مقام سَرِف پڑے گا، اسی میں اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے، ممکن ہو تو وہاں کھڑے ہو کر ایصالِ ثواب کرے۔ اور جوں جوں مدینہ منورہ سے قریب ہوتا جائے خشوع وخضوع اور درود وسلام میں اضافہ کرتا جائے۔

[مستفاد غنیۃ قدیم: ۲۰۲/۱، جدید: ۳۷۵]

مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچنے کی دُعا

جب سفر مدینہ منورہ کا قصد کرے، تو اپنے خیالات اور توجہات کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یکسو کر لے، اور جتنا مدینہ منورہ سے قریب ہوتا جائے، درود شریف کی کثرت کرتا جائے، اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جائے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْ دُخُوْلِیْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ.

[قاضی خاں: ۳۱۹/۱]

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرے رسول ﷺ کا حرم پاک ہے، اس حرم مقدس کو میرے لئے جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنادے اور اس کو میرے لیے جہنم کے عذاب اور برے حساب و کتاب سے حفاظت کا ذریعہ بنادے۔

دخولِ مدینہ منوّرہ کے آداب و دُعا

جب مدینہ منورہ پہنچ جائے تو شہر میں داخل ہونے سے قبل اگر ممکن ہو تو غسل کر لے۔ اور اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کر لے اور نئے کپڑے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہن لے۔اور مدینہ منورہ میں ایسی گاڑی کا انتظام ہو جائے تو بہتر ہے جس میں آداب کی رعایت کرنے میں گاڑی والا پریشان نہ کرے۔ اور جب سرور کائنات فخر دوعالم ﷺ کے شہر میں داخل ہو جائے تو اس وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَأَنْقِذْنِي مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ. [غنية:٢٠٣، غنية جديد:٣٧٦]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا.

[غنية جديد:٣٧٦]

ترجمہ: اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہی ہوگا، اس کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت نہیں اور اطاعت پر قدرت نہیں۔ اے میرے رب! مجھ کو سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ نکالئے اور اپنی طرف سے میرے لئے ایک طاقتور مددگار بنادیجئے۔ اے رب! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے وہ فائدہ عطا فرما جو تو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اور مجھے جہنم کی آگ سے بچا، میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، اور تو مانگے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ اے اللہ! ہمارے لئے اس شہر میں بہترین ٹھکانا اور بہترین رزق عطا فرما۔

مدینہ منوّرہ کی فضیلت

پوری روئے زمین میں سب سے افضل ترین زمین کا وہ حصّہ ہے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر سے ملا ہوا ہے۔ اور یہ خوش قسمتی مدینہ طیبہ کو حاصل ہے۔ اس کے بعد کعبۃ اللہ اور حرم مکی ہے۔ اس کے بعد حدودِ مدینہ منورہ ہے۔ [شامی کراچی: ۶۲۶/۲]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے۔ اُنہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دُعا فرمائی تھی، اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔ میں اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعا کرتا ہوں، تو اہل مدینہ کو اہل مکہ سے دگنی برکت عطا فرما۔ چنانچہ آج مدینہ کی برکت لوگوں کی نظروں میں ہے۔ [ترمذی شریف: ۲۲۹/۲]

دل میرا تسخیر کیا ایک عربی نے
مکّی ، مدنی ، ہاشمی و مُطّلبی نے

حرمتِ مدینہ منوّرہ

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے اللہ! جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حدود مکہ مکرمہ کو محترم قرار دیا ہے اسی طرح میں حدود

مدینہ منوّرہ کو محترم قرار دیتا ہوں۔ [ترمذی شریف: ۲/ ۲۳۰][1]

اور حضرت سید الکونین ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعا فرمائی، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دُعا فرمائی ہے۔[2]

حدودِ مدینہ منوّرہ

حدودِ مدینہ منوّر بڑے بڑے دو پہاڑوں کے درمیان وسیع وعریض ہموار علاقہ ہے۔ جس کے ایک طرف جبلِ اُحد اور دوسری طرف جبلِ عیر ہے اور بعض روایات میں جبلِ اُحد کی جگہ جبلِ ثور آیا ہے۔[3] اور مدینہ منورہ میں جبلِ ثور کے نام سے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جو جبلِ اُحد کے دامن پر ہے۔ اور مکہ مکرّمہ میں

---

(۱) عن انس ان رسول اللہ ﷺ طلع له احد فقال هذا جبل يحبنا و نحبه، اللهم ان ابراهيم حرم مكة و انى احرم مابين لابتيها. ترمذی: ۲/ ۲۳۰

(۲) عن سعد بن ابی وقاص فقال رسول اللہ ﷺ ايتونى بوضوء فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللّٰهم ان ابراهيم كان عبدك و خليلك و دعا لاهل مكة بالبركة و انا عبدك و رسولك ادعوك لاهل المدينة ان تبارك لهم فى مدهم و صاعهم مثلى ما باركت لاهل مكة مع البركة بركتين۔ ترمذی: ۲/ ۲۲۹۔

(۳) یہ سب روایتیں قدرے فرق کے ساتھ بخاری شریف: ۱/ ۲۵۱، مسلم شریف: ۱/ ۴۴۲، مسند احمد: ۱/ ۱۶۹، ترمذی: ۲/ ۲۲۹ پر موجود ہے، مسلم کی عبارت یہ ہے۔ المدينة حرم ما بين عير الى ثور. : ۲/ ۴۴۳۔

جبلِ ثور ہے وہ کافی بڑا ہے۔

بہرحال جب مدینہ منوّرہ کی حدود میں داخل ہو جائے تو ہمیشہ اس فکر میں رہنا چاہئے کہ ارضِ مقدس کے احترام کے خلاف کوئی امر صادر نہ ہو۔

ریاض الجنّہ میں عبادت کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیانی حصہ جنّت کے باغات میں سے ایک باغ ہے، جو شخص اس مقام پر جا کر نماز پڑھے گا اور ذکر و عبادت میں مشغول ہو گا، اس کے لئے جنّت میں جانا بالکل آسان ہو جائے گا۔

[مسلم شریف:۱/۴۴۶]

اور وہاں پر جگہ مشکل سے ملتی ہے، بھیڑ کافی ہوتی ہے، اس لئے نماز سے ایک آدھ گھنٹہ قبل پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا یہ ٹکڑا قیامت کے دن جنّت میں چلا جائے گا۔

[تاریخ مدینہ منورہ:۱۲۲]

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کے آداب

دل میرا تسخیر کیا ایک عربی نے
مکّی ، مدنی ، ہاشمی و مُطّلبی نے

جب مدینہ منوّرہ میں داخل ہو جائے تو سب سے پہلے مسجدِ نبوی ﷺ میں داخل ہو اور مسجدِ نبوی میں داخلہ سے قبل کسی دوسرے کام میں نہ لگ جائے۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت پیش آجائے تو اس سے فارغ ہو کر فوراً داخل ہو۔ البتہ عورتوں کا رات میں داخل ہونا بہتر ہے۔

اور مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. [غنیۃ الناسک جدید: ۹۷، قدیم: ۵۱]

ترجمہ: اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور صلاۃ وسلام اللہ کے رسول پر نازل ہو، اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

اس دُعا کو پڑھتے ہوئے نہایت عاجزی و انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ اگر ممکن ہو تو بابِ جبرئیل علیہ السلام سے داخل ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اور داخل ہو کر اوّلاً ریاض الجنّہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دُعا کرے۔ اور اگر فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو تو اس میں شرکت کر لے۔ اور یہ فرض تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گا۔ [فتح القدیر بیرونی: ۱۶۸/۳، کوئٹہ: ۹۵/۳]

روضۂ پُر نور علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ پر سلام پڑھنے کے آداب و طریقہ

ریاض الجنّہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد اور دُعا سے فراغت کے بعد نہایت ادب کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مواجہ شریف (قبر شریف) کی جالی سے کچھ فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ اپنی پشت قبلہ کی طرف ہو، اور چہرہ قبر مبارک کی دیوار کی طرف ہو۔

اس کے بعد حضور قلبی سے غایت درجہ یکسوئی کے ساتھ ان الفاظ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخِيْرَةَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ!

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا، جَازَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدَ ۨالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ، اِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ.

[فتح القدیر بیروتی و دیوبند: ۳/۱۶۹، مطبوعہ کوئٹہ: ۹۵]

ترجمہ: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام ہے۔
اے اللہ کی مخلوق میں سے سب سے برگزیدہ بندے! آپ پر

سلام ہو۔

اے اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر! آپ پر سلام ہو۔

اے اللہ کے حبیب! آپ پر سلام ہو۔

اے اولادِ آدم کے سردار! آپ پر سلام ہو۔

آپ ﷺ پر سلام ہو۔

اے نبی ﷺ! اللہ کی رحمت اور برکات آپ پر نازل ہوں۔

یارسول اللہ ﷺ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کو پہنچادیا ہے اور امانت کو ادا کر دیا ہے۔ اور آپ نے اُمت کی خیر خواہی فرمائی ہے اور بے چینی کو دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں میں سے بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دی ہے۔

اے اللہ! تو ہمارے سردار، اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند و بالا درجہ عطا فرما اور آپ ﷺ کو اس مقامِ محمود پر پہنچادے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کو اپنے نزدیک مقرّب درجہ عطا فرما۔ بیشک تو پاک ذات ہے۔ اور عظیم ترین احسان کرنے والا ہے۔

اس طرح درود و سلام سے فارغ ہونے کے بعد حضور پاک ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں مانگے۔ اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ خاتمہ، رضائے الٰہی اور مغفرت کا سوال کرے۔ پھر اس کے بعد حضور پاک ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے اور حضور ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ درخواست کی جائے:

يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ. [فتح القدیر: ۱۸۱/۳، فتح القدیر زکریا دیوبند: ۱۶۹/۳، کوئٹہ: ۹۵/۳]

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ کی طرف آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات کے لئے کہ میں اسلام اور آپ ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی سنت پر مروں۔

دوسرے کی طرف سے سلام

اور اگر کسی نے حضور ﷺ کی خدمت میں سلام کے لئے کہا ہے تو اس کا سلام بھی اس طرح عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَّسْتَشْفِعُ بِكَ إِلٰى رَبِّكَ. [غنیۃ جدید: ۳۷۹، قدیم: ۲۰۴]

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہے۔ وہ آپ سے اپنے رب کے پاس شفاعت کا طالب ہے۔
ان کے علاوہ اور بھی بہت سی طویل دُعائیں بعض کتابوں میں موجود ہیں۔ مگر بہت زیادہ لمبی دُعاؤں کا احاطہ کرنا اور یاد کرنا عام لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے، اس لئے اختصار سے کام لیا گیا ہے، نیز اگر کسی دُعا اور درود و سلام کے مذکورہ الفاظ بھی یاد نہ ہوسکیں تو اپنی مادری زبان میں جس طرح بھی ہو سکے ادب کے ساتھ روضۂ اطہر پر سلام پیش کر دے۔ اور جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت کے ساتھ مذکورہ طریقہ سے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتا رہے۔

سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد ایک ہاتھ کے بقدر داہنی طرف کو ہٹ کر سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ وَ ثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ جَزَاكَ

اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرًا۔ [فتح القدیر: ۳/۸۱، فتح القدیر زکریا دیوبند: ۳/۱۷۰، کوئٹہ: ۳/۹۵، غنیۃ الناسک: ۳۰۴]

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ اور غارِ ثور میں ان کے ساتھی اور سفروں میں ان کے ساتھی اور ان کے رازوں کے امین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُمت محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرنے کے بعد ایک ہاتھ مزید داہنی طرف کو ہٹ کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَّ مَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا۔ [فتح القدیر: ۳/۸۱، فتح القدیر زکریا دیوبند: ۳/۱۷۰ کوئٹہ: ۳/۹۵، غنیۃ الناسک: ۲۰۵، غنیۃ جدید: ۳۸۰]

ترجمہ: اے امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت وشوکت عطا فرمائی، آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں اور بعد وفات پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

اور اگر کسی وقت روضۂ اطہر تک بھیڑ کی وجہ سے نہ پہنچ سکے تو مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ میں کھڑے ہو کر سلام عرض کرے۔ مگر اس کی وہ فضیلت نہیں ہے جو مواجہ شریف کے سامنے کی ہوتی ہے۔ نیز مسجد نبوی کے باہر سے بھی اگر مواجہ شریف کے سامنے سے گزرنا ہو تو تھوڑی دیر ٹھہر کر سلام عرض کرتا ہوا جائے۔

دربارِ رسالت کے سامنے ہو کر دُعا

درود وسلام سے فراغت کے بعد دوبارہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو کر حق تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور توسل سے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں میں مرادیں مانگیں۔ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرے، اور اپنے لئے اور اپنے والدین، بچوں، عزیز واقارب اور دوست واحباب اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگیں۔ اور راقم الحروف سیاہ کار اور

اس کے معاونین کے لئے بھی ایسے مقبول ترین مقام پر دل سے دُعا فرمائیں۔ اس گنہگار پر بڑا احسان ہوگا۔ [ہدایۃ جدید:۳۸۰]

درود وسلام و دُعا کے بعد دو رکعت نماز

درود وسلام اور دُعاؤں کے بعد پھر اُسطوانۂ ابولُبابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگیں۔ اس کے بعد پھر ریاض الجنۃ میں جتنی ہو سکے نفلیں پڑھ کر دُعائیں مانگیں، اور ریاض الجنۃ میں دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اور جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے، پانچوں نمازیں مسجد نبوی ہی میں حاضر ہوکر ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اور ہمہ وقت تلاوت، ذکر، دُعا اور نوافل میں مشغول رہے۔ اور کوئی وقت ادھر اُدھر ضائع نہ ہونے دے، اور عبادت و یکسوئی میں راتوں کو جاگتا رہے۔ [فتح القدیر زکریا دیوبند:۱۷۰/۳]

راقم الحروف بھی آپ سے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

ریاضُ الجنّہ کے سات ستون

مسجدِ نبوی کا وہ قدیم حصہ پیغمبر عَلَیْہِ السَّلَام کے ممبر اور حجرۂ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے درمیان واقع ہے، وہی ریاض الجنّہ کا حصہ ہے۔ اور اس حصہ میں سات ستون ہیں اور ہر ایک ستون پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے۔ اور مسجدِ نبوی میں یہ سات ستون بالکل نمایاں ہیں۔ اور یہ

ساتوں ستون حضور ﷺ کے زمانہ کے ہیں اور ہر ایک پر نام بھی لکھا ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اسطوانۂ حَنَّانَہ: اسطوانۂ حنانہ وہ ستون ہے جو کھجور کے تنہ کا تھا۔ مسجدِ نبوی میں منبر بننے سے قبل حضور ﷺ اسی ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ اور وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور جب منبر بن گیا اور ستون کو چھوڑ کر منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے، تو یہ ستون باقاعدہ آواز کے ساتھ زور زور سے رونے لگا تو حضور ﷺ نے اس کو اپنے سینہ مبارک سے لگالیا تو رونا بند ہو گیا۔

[ترمذی شریف بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: ۱/۱۱۲]

کھجور کا تنہ تو وہاں مدفون ہے، لیکن اب وہاں پختہ ستون ہے۔

(۲) اسطوانۂ ابولُبابہ رضی اللہ عنہ: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر ان سے کوئی خطا صادر ہوگئی تھی تو اُنہوں نے خود اپنے آپ کو مسجدِ نبوی کے اس ستون سے باندھ دیا تھا جو اسطوانۂ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہو گیا ہے اور اُنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک حضور ﷺ خود نہیں کھولیں گے، بندھا رہوں گا اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تک خدا کی طرف سے مجھے حکم نہ ہو گا، میں بھی نہیں کھولوں گا۔ چنانچہ پچاس دن تک اس حالت میں بندھے رہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم کے اندر ان کی توبہ کی قبولیت کا علان فرمایا۔ تو حضور ﷺ نے بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے کھول دیا تھا۔ ان کی توبہ کا ذکر سورۂ توبہ میں ہے۔ اس جگہ پر توبہ کی قبولیت قرآن سے ثابت ہے اس لئے یہاں پر دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ و استغفار اور دُعا کرنی چاہیئے۔ [المسالک فی مناسک: ۱۰۷۹/۲]

(۳) اسطوانۂ وُفود: اسطوانۂ وفود وہ ستون ہے جس کے پاس بیٹھ کر باہر سے آنے والے قبائل نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کی ہے۔ یہ ستون حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دیوار سے متصل ہے۔ [غنیّۃ جدید: ۳۸۲]

(۴) اسطوانۂ حرس: اسطوانۂ حرس وہ ستون ہے جو حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دیوار سے متصل ہے۔ ہجرت کے بعد شروع شروع میں حضور ﷺ کے دروازہ پر پہرہ دیا جاتا تھا، تو پہرہ دینے والا اسی ستون کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعلان فرمایا کہ آپ ﷺ کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔ قرآنی اعلان کے بعد پہرہ کا سلسلہ ختم ہوگیا تھا۔ [غنیّۃ جدید: ۳۸۱]

(۵) اسطوانۂ جبرئیل علیہ السلام: حضرت جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لاتے تو اکثر و بیشتر اسی ستون کے پاس بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور اس جگہ کو مقامِ جبرئیل علیہ السلام بھی

کہتے ہیں۔ اس جگہ بھی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

(٦) اسطوانۂ سریر: اسطوانۂ سریر وہ ستون ہے جہاں پر حضور ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور آرام کے لئے اسی جگہ آپ ﷺ کا بستر بچھا دیا جاتا تھا۔ یہ چونکہ حضور ﷺ کے اعتکاف کی جگہ ہے، اس لئے یہاں بھی دُعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ [غنیۃ جدید: ۳۸۱]

(٧) اُسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا: ایک دفعہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اس جگہ نماز پڑھنے کی فضیلت اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے گی تو نمبر لگانے کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آجائے گی۔ اس کے بعد سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس جگہ کی جستجو کرتے رہے ہیں۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو جگہ بتلا دی کہ اس جگہ جا کر توبہ و استغفار اور دُعا اور نمازوں میں مشغول ہو جائیں۔ اس لئے اس ستون کو اُسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے۔ اس جگہ بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ [غنیۃ جدید: ۳۸۱]

لہٰذا مذکورہ مقامات میں سے کسی بھی جگہ دُعا ترک نہ کریں۔

مسجدِ نبوی کے دروازے

مسجدِ نبوی ﷺ میں داخل ہونے کے لئے جو ابواب ہیں، ان کی اجمالی تفصیل یوں ہے۔ شاہ فہد کی تعمیر سے قبل مسجد کے کل

دس دروازے تھے:

(۱) بابِ جبرئیل علیہ السلام۔ (۲) بابُ النساء۔ (۳) بابِ عبدالعزیز۔
(۴) بابِ عمر رضی اللہ عنہ ۔(۵) بابِ مجیدی ۔ (۶) بابِ عثمان رضی اللہ عنہ ۔
(۷) بابُ السّعود۔ (۸) بابِ ابو بکر رضی اللہ عنہ ۔ (۹) بابُ الرّحمۃ ۔
(۱۰) بابُ السّلام۔

اور جانبِ جنوب قبلہ ہے۔ اس طرف ان میں سے کوئی دروازہ نہیں ہے۔

جانب مشرق کے تین دروازے: جانب مشرق میں تین دروازے ہیں ۔ بابِ جبرئیل علیہ السلام، بابُ النساء، بابِ عبدالعزیز۔ ان میں سے بابِ جبرئیل علیہ السلام اور بابُ النساء قدیم ہیں اور بابِ عبدالعزیز سعودی حکومت نے بنایا ہے ، ان میں روضۂ اطہر سے قریب ترین دروازہ بابِ جبرئیل علیہ السلام ہے جب اس دروازہ سے داخل ہوں گے تو بائیں ہاتھ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہو گا اور دائیں ہاتھ کو اصحابِ صُفّہ کی قیام گاہ ہو گی۔اور تھوڑا آگے بڑھیں گے تو حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا ختم ہو کر بائیں ہاتھ کو ریاض الجنّۃ کا حصہ شروع ہو جائے گا۔حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام اسی دروازہ سے تشریف لایا کرتے تھے۔

اس کے بعد دوسرے نمبر میں بابُ النساء اور تیسرے نمبر میں

بابِ عبدالعزیز ہے۔

جانبِ شمال کے تین دروازے: جانب شمال سے جب مسجدِ نبوی میں داخل ہوں گے تو بڑے بڑے تین دروازے پڑیں گے۔ بابِ عمر رضی اللہ عنہ، بابِ مجیدی، بابِ عثمان رضی اللہ عنہ۔ ان میں سے درمیان میں بابِ مجیدی پڑے گا۔ اور بائیں ہاتھ کو بابِ عمر رضی اللہ عنہ اور دائیں ہاتھ کو بابِ عثمان رضی اللہ عنہ پڑے گا۔

جانبِ مغرب کے چار دروازے: مغرب کی جانب میں چار دروازے ہیں۔ ان میں شمال مغربی جانب میں سب سے پہلے بابُ السعود، پھر دوسرے نمبر میں بابِ ابو بکر رضی اللہ عنہ، تیسرے نمبر پر بابُ الرحمۃ، چوتھے نمبر پر بابُ السلام ہے۔ لہٰذا بابُ السلام بابِ جبرئیل علیہ السلام کے مدِّمقابل میں پڑے گا۔ ان دس دروازوں میں بابِ جبرئیل علیہ السلام سے داخل ہونا زیادہ افضل ہے۔

نوٹ: مذکورہ دس دروازوں میں سے کوئی بھی دروازہ جانب جنوب یعنی قبلہ کی طرف نہیں ہے۔ البتہ ترکی حکومت کی تعمیر پر جو سعودی حکومت نے دائیں اور بائیں یعنی جانبِ مغرب اور جانبِ مشرق میں اضافہ کیا ہے۔ اس اضافہ میں دو بڑے بڑے دروازے سعودی حکومت نے بنائے ہیں۔ ایک قدیم مسجد کی داہنی جانب بابُ السلام سے مغرب کی طرف کچھ فاصلہ پر ہے۔ اور دوسرا قدیم مسجد کے

بائیں جانب بابِ جبرئیل علیہ السلام سے مشرق کی طرف کچھ فاصلہ پر ہے۔ یہ دونوں دروازے کافی بڑے بڑے ہیں۔ اور یہ اس اضافہ میں ہیں جو مسجدِ نبوی کے قدیم حصہ سے پیچھے کو ہٹ کر بنایا گیا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جنّت البقیع

جنت البقیع مدینہ منورہ کا وہ وسیع و عریض قبرستان ہے جس میں ہزارہا صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، اولیاء اللہ اور نفوسِ قدسیہ رحمۃ اللہ علیہم مدفون ہیں۔ یہ قبرستان مسجدِ نبوی کی جانبِ قبلہ میں جنوب مشرقی سمت میں واقع ہے۔ اور اس وقت مسجد نبوی اور جنت البقیع کے درمیان کوئی آبادی یا عمارت حائل نہیں ہے۔ اور اس قبرستان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ۹/ اُمہات المؤمنین مدفون ہیں۔ (۱) اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ (۲) اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔ (۳) اُم المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔ (۴) اُم المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (۵) اُم المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ (۶) اُم المؤمنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (۷) اُم المؤمنین

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا۔ (۸) اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا۔
(۹) اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔ [المسالک فی المناسک للکرمانی:۱۰۸۶/۲]

اور ازواجِ مطہرات میں سے اُم المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مکۃ المکرمہ کے قبرستان جنّت المُعلّٰی میں آرام فرما ہیں۔ اور اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا مزار مقام سَرَف میں ہے، جو مسجدِ حرام سے سولہ (۱۶) کلومیٹر کے فاصلہ پر طریق مدینہ میں واقع ہے۔ اور یہ مسافت مسجد حرام سے جنّت المُعلّٰی کے راستہ سے مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا میں پہنچنے کی صورت میں ہے۔

اور اس قبرستان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اور نواسۂ رسول حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ نیز حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار بھی اسی قبرستان میں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ کے قبرستان جنت المعلّٰی میں آرام فرما ہیں۔ نیز اسی قبرستان بقیع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا اور عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت ابو سفیان

بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں دائی حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ اور اسی قبرستان میں خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا یہ سب اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ اور صاحبِ مذہب حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔اور اس قبرستان میں سب سے نمایاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ یہ جنت البقیع میں داخل ہونے کے بعد تقریباً دوسو (۲۰۰) قدم کے فاصلہ پر ہے۔ پھر وہاں سے سو (۱۰۰) قدم کے فاصلہ پر دیوار سے متصل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا مزار ہے اور یہ بھی نمایاں ہے۔ نیز ہمارے اکابرین میں سے فقیہ العصر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث سہانپوری نوراللہ مرقدہٗ اسی قبرستان میں مدفون ہیں اور حضرت مولانا سعید احمد خان رحمۃ اللہ علیہ بھی مدفون ہیں۔بندہ کی خواہش بھی اسی قبرستان میں مکمل قیام ہوجائے۔ آمین

جنّت البقیع کی فضیلت

اس قبرستان کو دنیا کے تمام قبرستانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مدینہ کے قبرستان میں دفن ہونے کا موقع ملے وہ شخص ضرور مدینہ میں آکر مرے۔ اس لئے کہ جو مدینہ کے قبرستان میں مدفون ہوگا، ضرور میں اس کی شفاعت کروں گا۔ [ترمذی شریف: ۱۲۹/۲](۱)

نیز بعض کتابوں میں اس کا بھی ذکر ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

جنّت البقیع کی زیارت

حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کو مدینہ منورہ کی زیارت ضرور نصیب ہوتی ہے۔ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کو اس قبرستان کی زیارت کا موقع ملتا ہے۔ لہٰذا مدینہ کے قیام کے دوران اس قبرستان کی زیارت کی بھی حتی الامکان کوشش کریں اور موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ نیز اگر موقع ملے تو روزانہ زیارت کریں۔ ورنہ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ زیارت کے لئے حاضری دیا کریں اور جمعہ کا دن زیادہ بہتر ہے۔ [مستفاد فتح القدیر: ۱۸۲/۳، فتح القدیر زکریا: ۱۷۱/۳]

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا۔ الحدیث: ترمذی: ۲۲۹/۲۔

اہلِ بقیع پر سلام

قبرستان بقیع ہر وقت کھلا نہیں رہتا، بلکہ بند رہتا ہے اور جنازہ لے جانے کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور عام طور سے عصر کی نماز کے بعد جنازہ کے ساتھ داخل ہونے میں آسانی ہوتی ہے، اس لئے اس موقع کا انتظار کر کے داخل ہو جائے۔ اور اہل بقیع پر ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ. [ابو داؤد شریف: ۲/ ۴۶۲]

ترجمہ: اے ایمان والی قوم! تم پر سلام ہو، بے شک ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ.

ترجمہ: اے اللہ! اہلِ بقیع کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔

اس طرح اہلِ بقیع پر عمومی سلام کے بعد جن حضرات کے مزارت کے نشانات باقی ہیں فرداً فرداً ان پر سلام پیش کرے۔

سیّدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر سلام

قبرستان بقیع میں سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مزار نمایاں ہے، ان کو ان الفاظ سے سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَاالنُّوْرَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَامِعَ الْقُرْاٰنِ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَبُوْرُ عَلَى الْاَكْدَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدَ الدَّارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

[غنية جديد: ۳۸۴]

ترجمہ: اے مسلمانوں کے امام! آپ پر سلام ہو۔ اے خلفائے

راشدین میں سے تیسرے نمبر کے خلیفہ! آپ پر سلام ہو۔ اے دو نور[1] والے! آپ پر سلام ہو۔ اے جیش العسرہ (غزوۂ تبوک) کے لشکر کو روپیہ اور ساز و سامان دے کر روانہ کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے دو ہجرت[2] والے! آپ پر سلام ہو۔ اے قرآن کریم کو موجودہ شکل میں جمع کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے اپنے گھر میں شہید ہونے والے! آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات نازل ہوں۔

اہلِ بقیع کو ایصالِ ثواب

حضرت سیّدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرنے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے شروع سے مُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک اور سورۂ یٰس، سورۂ تبارک الذی، سورۂ قدر، سورۂ الھٰکم التکاثر، سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ سے گیارہ (۱۱) مرتبہ تک درمیان میں جتنا ہو سکے پڑھ کر تمام اہلِ بقیع اور تمام مؤمنین و مؤمنات کو ثواب

(۱) دو نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحب زادیاں؛ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں، یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں کی شادیاں ہوئی تھیں۔

(۲) دو ہجرت سے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ منورہ مراد ہیں۔

پہنچادیں۔ اور اگر سب سورتیں نہ پڑھ سکیں تو جتنی بھی ہوسکیں پڑھ کر ثواب پہنچادیں۔ [غنیۃ قدیم:۲۰۹، جدید:۳۸۸]

سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور شہداءِ اُحد کی زیارت

مسجدِ نبوی سے تقریبا کچھ کلومیٹر کے فاصلے پر وہ مقدس اور مشہور پہاڑ واقع ہے جس کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یہ ارشاد فرمایا ہے: اُحُدٌ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ [ترمذی:۲/۲۳۰] اُحد وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور یہی وہ پہاڑ ہے جس پر ۳ سنہ ہجری میں وہ مشہور واقعہ پیش آیا تھا جس کو جنگ اُحد کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چاب لیا تھا، مگر ہندہ نے بعد میں اسلام قبول کرلیا۔ اور اسی غزوہ میں ستر (۷۰) نفوسِ قدسیہ رضی اللہ عنہم نے جام شہادت پی لیا تھا۔ اسی غزوہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ اسی غزوہ میں سرمبارک پر چوٹ آئی تھی، اسی غزوہ میں جسدِ اطہر میں جگہ جگہ تیر اور نیزوں کے نشانات لگ گئے تھے۔ پہاڑ کے دامن میں پتھر کی وہ چٹان آج بھی نمایاں ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے مونڈھے پر قدم مبارک رکھ کر چڑھے تھے اور چڑھ کر کفار کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت کا معائنہ فرمایا تھا۔

اور اسی اُحد پہاڑ کے دامن میں ایک ہموار میدان میں سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور باقی شہداءِ اُحد کی قبریں ہیں اور اس قبرستان کو چہار دیواری سے گھیر دیا گیا ہے۔ اور جالی دار دیواروں سے قبریں اچھی طرح نظر آجاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران شہداء اُحد کی زیارت بھی بڑی خوش نصیبی اور بڑا کارِ ثواب اور مستحب ہے۔ [مستفاد فتح القدیر: ۳/ ۱۸۳، فتح القدیر زکریا: ۳/ ۱۷۲، غنیۃ قدیم: ۲۰۸، جدید: ۱۸۶]

جبلِ اُحد کے درخت کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اُحد پہاڑ پر پہنچو تو اس کے درخت میں سے کچھ کھالو۔ اگرچہ اس کے درخت خاردار ہی کیوں نہ ہوں۔ [وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰے: ۹۲۶]

لہٰذا جس کو وہاں جانے کا موقع میسر ہو اُس کا وہاں کی چیزوں میں سے کچھ کھالینا مستحب ہے۔

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں

مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز پڑھنا بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ دوسری مسجدوں میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

[ابن ماجہ شریف: ۱۰۳]

نیز مسجدِ نبوی میں چالیس (۴۰) نمازیں بلا ناغہ پڑھنا عظیم ترین فضیلت کی بات ہے۔ اور عذابِ قبر اور نفاق سے براءت اور جہنم سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔ [مسند احمد بن حنبل: ۳/۱۵۵، حدیث: ۱۲۶۱۱، مستفاد ایضاح المسائل: ۱۲۸، فتاویٰ محمودیہ: ۳/۱۸۶، فتاویٰ رحیمیہ: ۵/۲۲۲]

مسجدِ قُباء کی زیارت اور نماز

مسجدِ قباء وہ مسجد ہے جس کی تعمیر میں سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے دست مبارک سے پتھر رکھا ہے۔ اور ہجرت کے بعد سب سے پہلے اس مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فرمایا گیا ہے، اب یہ مسجد بہت بڑی بن گئی ہے۔سڑک سے متصل کھلے میدان میں ہے اور یہ مسجد مسجدِ نبوی سے تقریباً تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ [ابن ماجہ شریف: ۱۰۳، بخاری شریف: ۱/۱۵۹]

حضور ﷺ ہفتہ کے دن مسجدِ قباء تشریف لے جاتے تھے، اس لئے کسی کو ہفتہ کے دن کا موقع ملے تو ہفتہ ہی کو مسجدِ قباء میں حاضری دینے کی کوشش کرے۔ اور قباء ہی کے علاقہ میں بئرِ اَرِیس ہے، یعنی وہ کنواں ہے جس میں سرکار دو عالم ﷺ کی انگوٹھی سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر گئی تھی، پھر نہیں ملی تھی۔

[مسلم شریف: ۱/۴۴۸، مستفاد فتح القدیر: ۳/۱۸۳]

مسجدِ جمعہ

مسجدِ نبوی سے قباء کو جاتے وقت راستہ میں مشرقی جانب وادیٔ زانونا میں حضور ﷺ کے زمانہ میں قبیلہ بنو سالم رہتا تھا اور حضور ﷺ کے زمانہ میں اس قبیلہ میں یہ مسجد بن گئی تھی۔ اور حضور ﷺ نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا، اس لئے اس کو مسجدِ جمعہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ بھی دُعاء قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگی جائیں۔

مسجدِ اجابہ

یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضور ﷺ نے بہت لمبی نماز پڑھ کر تین دُعائیں کی تھیں۔ ایک دُعا یہ کی تھی کہ اے اللہ! میری اُمت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ فرما۔ دوسری دُعا یہ فرمائی تھی کہ اے اللہ! میری اُمت کو اَغیار کے تسلّط سے ناکام اور ہلاک نہ فرما۔ یہ دونوں دُعائیں قبول ہوگئی تھیں۔ تیسری دُعا یہ فرمائی تھی کہ اے اللہ! میری اُمت کی آپس کی خانہ جنگی اور آپس کی خوں ریزی سے حفاظت فرما۔ یہ دُعا قبول نہیں ہوئی تھی۔ [ترمذی شریف: ۴۰/۲، کتاب الفتن]

اس مقام پر اس وقت ایک مسجد ہے، اس کو مسجدِ الاجابہ کہتے ہیں۔ یہ مسجد جنت البقیع سے جانبِ شمال میں بستان سمان کے پاس ہے۔ اس میں جا کر بھی دو رکعت نماز پڑھ کر دُعا کرنا مستحب ہے۔

مسجدِ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

جنّت البقیع سے متصل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت وہاں تشریف لے جاکر نماز پڑھ کر دُعا فرمائی ہے۔ اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔ جو مسجدِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے موسوم ہے، وہاں بھی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس وقت یہ مسجد جنت البقیع کے احاطہ کے اندر آگئی ہے۔

مدینہ طیبہ سے واپسی کے آداب

جب مدینہ منوّرہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو ریاض الجنۃ میں یا مسجدِ نبوی کے کسی بھی حصہ میں دو رکعت نفل پڑھ کر روضۂ اطہر علی صاحبہاالف الف صلوٰۃ پر حاضر ہو کر پہلے کی طرح درود وسلام پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے۔

اے اللہ ! میرے سفر کو آسان فرمادے اور مجھے سلامتی و عافیت کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچا دے۔ اور مجھ کو دونوں جہاں میں آفتوں سے محفوظ فرما۔ اور میرا حج اور میری زیارت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور مجھے مدینہ منورہ کی دوبارہ حاضری نصیب فرما۔ اور یہ میرا آخری سفر نہ بنا۔ اس کے بعد اگر یاد ہو تو ذیل میں آنے والی دُعا پڑھے۔

[مستفاد معلم الحجاج : صفحہ ۳۲۶]

مدینہ منوّرہ سے واپسی کی دُعا

اگر یاد ہو تو روضۂ اطہر کے سامنے ذیل کی دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ بِنَبِیِّكَ وَ مَسْجِدِهٖ وَ حَرَمِهٖ وَ یَسِّرْ لِی الْعَوْدَ اِلَیْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَیْهِ وَ ارْزُقْنِی الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰی اَھْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اٰمِنِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ!

[غنیۃ جدید:۳۸۸ ، قدیم:۲۱۰ ہکذا قاضی خاں:۳۱۹]

ترجمہ: اے میرے اللہ! آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا۔ بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا آسان فرما اور میرے لئے دنیا و آخرت میں سلامتی اور عافیت نصیب فرما۔ اور مجھے اپنے گھر عافیت اور سلامتی واجر وثواب کے ساتھ پہنچادے۔ اے ارحم الراحمین! اپنی رحمت سے مالا مال فرما۔

اس کے بعد نہایت حسرت اور صدمہ کے ساتھ دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو جائے۔

مدینہ منوّرہ کی کھجور وطن لانا

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا سفر ہو تو مدینہ طیبہ کی کھجور بھی ساتھ میں لانے کا اہتمام کریں۔ حدیث پاک میں مدینہ منورہ کی کھجوروں کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے اور حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فضیلت نہایت اہمیت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی کھجور کھانے سے زہر بھی اثر نہیں کرتا۔ [مسلم شریف: ۱۸۱/۲]

لہٰذا حجاجِ کرام کا مدینہ منورہ کی کھجوروں کو اپنے وطن لانا اور خود کھانا اور احباب اور اعزا و اقربا کو کھلانا باعثِ خیر و برکت ہے۔ اور ہمارے اکابر سے ثابت ہے۔ [نقش حیات: ۸۵/۱]

وطن سے قریب پہنچنے کی دُعا

جب حجاجِ کرام اور عمرہ کرنے والے اس بارونق سفر سے واپس وطن کے قریب پہنچ جائیں تو یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ...الخ

[مسلم شریف: ۴۳۵/۱، غنیۃ جدید: ۳۸۹]

ترجمہ: ہم اللہ کا نام لے کر سفر سے واپس آرہے ہیں، ہم سفر سے توبہ کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں۔ ہم اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے سفر سے آرہے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر کے دکھایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور احزاب کے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔

واپسی میں حاجی کا استقبال

جب حجاجِ کرام حج سے واپس آئیں تو ان سے ملاقات، سلام، مصافحہ کرنا اور ان سے دُعا کرانا باعثِ فضیلت ہے، اس لئے کہ حاجی کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

مگر حاجی کو روانہ کرتے وقت جلوس کی شکل اختیار کرنا یا نعرہ لگانا سخت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح حاجی کی واپسی میں ضرورت سے زیادہ افراد کا ہوائی اڈہ پر پہنچ جانا اور بلاوجہ اتنے لوگوں کا کرایہ خرچ کرنا قابل ترک امر ہے۔ اور اس میں ریا کاری بھی ہوتی ہے، جس سے احتراز کرنا نہایت ضروری ہے۔ [مستفاد معلم الحجاج: ۳۳۸]

حاجی کے یہاں دعوت

حجاج کرام کا سفر حج کو جانے سے قبل یا سفر حج سے واپسی پر دعوت کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، ائمۂ مجتہدین اور سلف وخلف

کسی سے بھی ثابت نہیں ہے۔

نیز حج ایک اہم ترین عبادت ہے، اور عبادت کا نام ونمود اور ریا کاری سے محفوظ ہونا لازم ہے۔ اور دعوتِ حج میں نام ونمود اور ریا کاری کا ہونا بہت واضح ہے۔ اس لئے اس رسمی دعوت کو ترک کر دینا ہر حاجی پر لازم ہے۔ لہٰذا دنیا کے نام ونمود کے لئے ایسی عظیم عبادت کے ثواب کو ضائع نہ کریں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِاَدَاءِ الْمَنَاسِكِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ بَعْدَ الْعَوْدِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَّصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

اللہ کی رضا کا طالب محمد یونس پالن پوری

بیت اللہ جایئے اور یہ اشعار پڑھیے

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گِرد کعبے کے پھرایا ،میں تو اس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا
بھا گیا میری زباں کو ذکر اِلاّ اللہ کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں تو تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو در پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روز ازل میں نے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضرا کا سایہ، میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا بارگاہِ قدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہِ سیّدالکونین ﷺ میں آ کر یونس
سوچتا ہوں کیسے آیا، میں تو اس قابل نہ تھا

راقم الحروف کو مندرجہ ذیل شعر نہایت پسند ہے۔
بقول شاعر:

کروں گا ناز قیامت تلک میں قسمت پر
بقیع میں جو مکمل قیام ہو جائے

دل کی فریاد

میرے دل کی تمام گندگیوں کو دھو دے اور میرے دل کی دنیا بدل دے
مجھے ایک نیا موڑ دے کر مجھے نئ زندگی بخش دے

مجھے اکیلا بھٹکتا ہوا نہ چھوڑ، مجھے سہارا دے دے
میں نے اپنی زندگی تجھ سے دور بھاگتے ہوئے گذار دی

اب میں تیری طرف لوٹ کے آیا ہوں مجھے تیرے سوا کوئی در نہ ملا
میں تیری طرف بھکاری بن کر آیا ہوں، تا کہ تو مجھے بچالے

تو مجھے اپنا فرماں بردار بندہ اور غلام بنا لے
میری تمام گندگیوں کو دور کر دے، میرے دل کی دنیا بدل دے

میں زندگی بھر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہا
اور شیطان اور نفس کی بندگی کرتا رہا

لیکن اب میں سمجھ گیا کہ تیرے در کے سوا کوئی در نہیں ہے
میں تجھ سے تیری مدد کی بھیک مانگتا ہوں

میرے مردہ دل کو زندگی بخش دے
اور مجھے ایک نیا موڑ دے کر از سر نو زندگی بخش دے

میں تیرا بڑا شکر گذار رہوں گا اگر تو میرے دل کو بدل دے
میرا دل سیاہ ہو چکا ہے اور آنکھیں خشک ہوگئی ہیں

اب میں تیرے در پہ آیا ہوں
تو مجھے دھتکار نہ دے اور مایوس نہ فرما

آج تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے دل کو بدل دے
مجھے آوارہ بھٹکتا ہوا نہ چھوڑ، مجھے معاف کر دے اور میرے دل کو بدل دے

میرے دل کو سنبھال لے
اور مجھے نئ زندگی بخش دے

خاموش فتنوں کا علاج، روزی میں برکت، جادو اور جنات کے شر سے حفاظت کا مجرب تعوذ

یَا حَفِیْظُ — فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ. يَا حَيُّ حِيْنَ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ يَا حَيُّ يَا حَيُّ يَا حَيُّ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مِنْ عِقَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ.

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خط سرکش جناتوں کے نام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَّطْرُقُ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سِعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ رَاعِيًا حَقًّا مُّبْطِلًا، هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

یَا حَفِیْظُ — فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

نوٹ: یہ نقش کا تعلق رکھنے سے ہے، پڑھنے سے نہیں ہے۔

ایک اللہ کی بندی کی طرف سے اُمت کو ہدیہ